Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹۰
جلد ۴۲/۷۷ | بدھ، ۷ شعبان ۱۴۱۲ھ، ۱۲ - تبلیغ ۱۳۷۱ ہش، ۱۲ - فروری ۱۹۹۲ء | نمبر ۳۵

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت کیلئے خصوصی دعاؤں کی تحریک

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے لندن سے ۱۰۔ فروری کو جو اطلاع بھجوائی وہ ذیل میں درج کی جارہی ہے۔

"مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں جو تازہ رپورٹ پیش کی ہے اس کے مطابق:

"حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی طبیعت آپریشن کے اثرات سے بحالی کی طرف آرہی ہے۔ کمزوری ابھی ہے۔ ادویات کے ذریعہ بقیہ علاج اللہ نے چاہا تو جلد شروع ہوگا۔ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے"

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھو انسان کے اندر ایک بڑا چشمہ لذّت کا ہے۔ جب کوئی گناہ اس سے سرزد ہوتا ہے تو وہ چشمہ لذّت مکدّر ہو جاتا ہے اور پھر لذّت نہیں رہتی۔ مثلاً جب ناحق گالی دے دیتا ہے یا ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر بدمزاج ہو کر بدزبانی کرتا ہے تو پھر ذوق نماز جاتا رہتا ہے۔ اخلاقی قویٰ کو لذّت میں بہت بڑا دخل ہے۔ جب انسانی قویٰ میں فرق آئے گا تو اس کے ساتھ ہی لذّت میں بھی فرق آجاوے گا۔ پس جب کبھی ایسی حالت ہو کہ اُنس اور ذوق جو نماز میں آتا تھا وہ جاتا رہا ہے تو چاہیئے کہ تھک نہ جاوے اور بے حوصلہ ہو کر ہمّت نہ ہارے بلکہ بڑی مستعدی کے ساتھ اس گمشدہ متاع کو حاصل کرنے کی فکر کرے اور اس کا علاج ہے۔ توبہ، استغفار، تضرّع۔ بے ذوقی سے ترک نماز نہ کرے بلکہ نماز کی اور کثرت کرے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۱۰)

"اور یہ سوال کہ کیوں یہ خواص پیدا ہو گئے حوالہ بخدا کرے جو شخص ہر ایک چیز کے خواص و ماہیت دریافت کرنے کے پیچھے لگ جاتا ہے وہ نادانی سے کارخانہ ربّی اور اسکے منشاء سے بالکل ناواقف و نابلد ہے۔

اگر کوئی کہے کہ شیطان و ملائکہ دکھلاؤ تو کہنا چاہیئے کہ تمہارے اندر یہ خواص کہ بیٹھے بٹھائے آناً فاناً بدی کی طرف متوجہ ہو جانا یہاں تک کہ خدا تعالےٰ کی ذات سے بھی منکر ہو جانا اور کبھی نیکی میں ترقی کرنا اور انتہا درجہ کی انکساری و فروتنی و عجز و نیاز میں گر جانا یہ اندرونی کششیں جو تمہارے اندر موجود ہیں ان سب کے محرّک جو قویٰ ہیں وہ ان دو الفاظ ملک و شیطان کے وجود میں مجسّم ہیں۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۱۳)

خدا تعالیٰ پر توکّل رکھو اور دعاؤں سے کام لیتے رہو

اقتباس از خطاب فرمودہ سیّدنا حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

"توکل کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں تک خدا نے تم کو طاقتیں دی ہیں۔ ان کو پورا استعمال کرو۔ بلکہ ایک دُنیادار سے بھی زیادہ استعمال کرو۔ اور اس کے بعد صوفی سے زیادہ خدا پر اعتبار کرو۔ اور یہ کہو کہ جو کمی رہ گئی ہے وہ خدا پوری کرے گا۔ اور چاہے انتہائی مایوسی کا عالم ہو۔ پھر بھی ڈٹ کے بیٹھ جاؤ کہ نہیں میرا خدا مجھے نہیں چھوڑے گا جیسے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غارِ ثور میں حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ (کوئی غم نہ کر اللہ تعالےٰ یقیناً ہمارے ساتھ ہے) (....) اب دشمن ہمارے سر پر آپہنچا ہے۔ اب یہ خدا کا کام ہے کہ وہ ہمیں بچائے۔ سو (کوئی غم نہ کر اللہ تعالیٰ یقیناً ہمارے ساتھ ہے) ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ یہ ہے توکل۔ پورے سامان استعمال کرو۔ اور اس کے بعد خدا پر پورا یقین رکھو اور چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ یہ سمجھ لو کہ خدا ہمیں نہیں چھوڑے گا۔ جیسے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم احتیاطیں کرتے تھے۔ صحابہؓ بھی آپ کے پہرے دیتے تھے۔ ایک دن ایک دشمن چھپ کر آپ کے سر پر آکھڑا ہوا۔ آپ کی ہی تلوار کہیں

باقی صفحہ ۷ پر

درخواست دُعا

محترم صوفی بشارت الرحمن صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید ۲۔ فروری سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ سانس اور دل کی تکلیف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس مخلص خادم سلسلہ کی صحتیابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کریں۔

تقریب شادی

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی فزیشن فضل عمر ہسپتال ربوہ کی بیٹی عزیزہ امۃ الرفیق راحت قریشی کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم ڈاکٹر ناصر عتیق احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب حال مقیم نیویارک ۵۔ فروری ۱۹۹۲ء کو بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے دس ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر فرمایا۔

۷۔ فروری کو مکرم ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب کے مکان واقع دارالعلوم میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اور محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی ربوہ نے اجتماعی دعا کروائی۔ مکرم ڈاکٹر ناصر عتیق احمد صاحب نے ۸۔ فروری کو گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔

○ عزیزہ نفیسہ ناصر صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد یوسف ناصر صاحب (واقف زندگی تحریک جدید۔ ربوہ) کے نکاح ہمراہ مکرم منظور احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب حال چک ۵۴ مرڑ ضلع شیخوپورہ بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر کا اعلان مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۹۲ء بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے فرمایا۔ ۱۵۔ جنوری ۱۹۹۲ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے اجتماعی دعا کروائی۔

احباب سے درخواست ہے کہ ان رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۲۔ تبلیغ ۱۳۷۱ ہش ۱۲۔فروری ۱۹۹۲ء

گھروں کی جنّت

ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہمارا مذہب میاں بیوی کے حقوق کے بارے میں بہترین تعلیم پیش کرتا ہے اور جو باتیں آج کی جدید مہذّب دنیا نے سینکڑوں سال ٹھوکریں کھانے کے بعد حاصل کی ہیں ان سب کا حکم آج سے سینکڑوں سال پہلے ہی ہم کو مل چکا ہے۔ میاں بیوی کے آپس کے معاملات میں انہیں ایسی مساوات دی گئی ہے کہ ان میں سے کوئی بھی دوسرے کے حقوق کو تلف نہیں کر سکتا۔ نہ خاوند بیوی پر حکم چلا سکتا ہے اور اسے مطلقاً اپنا مطیع اور تابع فرمان سمجھ سکتا ہے۔ اور نہ ہی بیوی اپنی حدود سے باہر جا کر کوئی مطالبہ کر سکتی ہے۔ فی الحقیقت دونوں کے لئے زندگی کے علیحدہ علیحدہ دائرے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ اور ان دائروں کے علاوہ مشترک امور میں دونوں کو برابر کا درجہ دیا گیا ہے۔ لیکن چونکہ مردوں کی فطرت میں حاکمیت کا عنصر مقابلۃً زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے جب بھی تلقین کی جاتی ہے۔ مردوں کو ذرا زیادہ کہا جاتا ہے کہ وہ عورتوں کے حقوق سے کوتاہی نہ برتیں۔

اس سارے معاملے کو حل کرنے کے لئے مناسب الفاظ کا استعمال بہت اہم چیز ہے۔ میاں اور بیوی کا باہمی تعلق کس قسم کا ہونا چاہیئے اس کو بیان کرنا بہت مشکل ہے۔ جو الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں ان سے بات کبھی سامنے آجاتی ہے۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ان کی وضاحت کرنی پڑتی ہے۔

اس ضمن میں سیّدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد ایسا ہے جو سارے معاملے کو حل کر دیتا ہے۔ اور بات پوری طرح واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ سیّدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں،

"چاہیئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچّے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے،" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۰۰)

اس ایک جملے سے ساری بات واضح ہو جاتی ہے۔ بیوی اور خاوند کا تعلق اگر دو سچّے اور حقیقی دوستوں کا سا ہو جائے تو سارے جھگڑے ہی ختم ہو جائیں۔ مردوں اور عورتوں کو اپنی اپنی جگہ یہ سوچنا چاہیئے کہ وہ اپنے خاص اور جگری دوستوں کے ساتھ کیسا محبّت کا برتاؤ کرتے ہیں۔ ان کے لئے کتنی قربانی کرتے ہیں۔ ان کی باتوں کا کس آخری حد تک جا کر پاس کرتے ہیں۔ وہ اگر کوئی غلط بات بھی کہہ بیٹھیں تو آپ کس انداز سے دوسروں سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں، کہ بھئی میرا جگری یار ہے نا! کہہ لے جو کہنا ہے۔ پھر یہ کہ زندگی کے معاملات میں جس طرح دو سچّے اور حقیقی دوست قدم قدم پر آپس میں مشورہ، سمجھوتہ اور باہمی رضامندی حاصل کرتے ہیں۔ یہی ماحول اگر گھروں میں جاری ہو جائے تو ہر گھر جنّت نشان بن جائے اور ہر گھر میں محبّت اور اطمینان کی ایک نئی دنیا آباد ہو جائے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کے گھروں میں یہ صورت حال موجود ہے اور دعا ہے ان کے لئے جو گھروں کا یہ سکون حاصل نہیں کر سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت بانی سلسلہ کے ارشاد کی روشنی میں گھروں کی اس جنّت سے نوازے۔

قریب تر ہے جو میری منزل
قدم مرے تیز ہو گئے ہیں
مجھے تو سالارِ کارواں کے
اشارے مہمیز ہو گئے ہیں

ابوالاقبال

اُٹھتے اُٹھتے نقاب چہروں کے
ڈھل گئے آفتاب چہروں کے

ہم سے پُوچھو عذاب چہروں کے
ہم بھی تھے ہم رکاب چہروں کے

ہم ہیں قاریٔ صحیفۂ رُخ کے
ہم ہیں اہلِ کتاب چہروں کے

ہو گئے لقمۂ نہنگِ نظر
کیسے کیسے گلاب چہروں کے

ان کے چہرے میں پائے جاتے ہیں
سب نشاں کامیاب چہروں کے

رنگ لا کر رہیں گے بالآخر
یہ سوال و جواب چہروں کے

بات دل کی زباں پہ آ نہ سکی
دیکھ کر اضطراب چہروں کے

ذہن کے پار تک ہیں پھیلے ہوئے
سلسلے بے حساب چہروں کے

اُن کو آزردہ دیکھ کر مضطرؔ
رنگ بدلے شتاب چہروں کے

چوہدری محمد علی

وفات یافتہ بزرگوں کو تحریک جدید میں شامل کریں

اگر آپ اپنے وفات یافتہ بزرگوں کے احسانات کا بدلہ چکانا چاہتے ہیں اور ثواب دارین حاصل کرنے کے متمنی ہیں تو اپنے وفات یافتہ بزرگوں کی طرف سے بھی چندہ تحریک جدید ادا کرنے کا اہتمام فرما کر اس صدقہ جاریہ میں ان کو شریک کریں۔ یہ آپکی احسان شناسی ہوگی۔ اس میں ہر دفتر کے بزرگوں کو شامل کیا جا سکتا ہے صرف دفتر اوّل کی تخصیص پر حصر نہ کیا جائے۔ (وکالت مال اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر ——— (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

عِلمی مسائل

دین حق ایسے خدا کو پیش کرتا ہے جو سراپا محبت ہے۔ وہ اپنے عبادت گذاروں کی دعائیں سُنتا اور ان کی مشکلات کے وقت انکے مصائب کو دُور کرتا ہے اور اپنے محبت بھرے کلام سے دلوں کو اطمینان بخشتا ہے۔ جیسے فرمایا (نمل ع۵) کہ اللہ کے سوا وہ کونسی ہستی ہے جو لاچار کی دعا کو سُنتی ہے اور اس کی تکلیف کو دُور کر دیتی ہے۔ یعنی ایسی ہستی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور نہیں، صرف اللہ ہی کی ذات ہے جس میں یہ وصف پایا جاتا ہے۔ پھر فرمایا (بقرہ ع۲۳) یعنی میں اپنے بندوں کے قریب ہوں اور ان کی پکار کو سنتا ہوں۔ پس جب عبادت کرنے والے کو یہ پتہ ہو کہ میرے معبود میں یہ وصف پایا جاتا ہے کہ وہ میری دُعاؤں کو سُنے گا۔ اور وہ طاقت رکھتا ہے کہ میری ہر قسم کی مشکلات کو دُور کرے۔ تو وہ احکام عبادت خوشی سے بجا لائے گا۔ اور دَوڑتے ہوئے اپنے معبُود کے آستانہ پہ گرے گا۔

اس کے مقابل پر مشرک جن بتوں کی عبادت کرتے ہیں وہ اپنے عبادت گذاروں کی نہ تو دعائیں سُنتے ہیں اور نہ اُن سے بولتے ہیں اور نہ اُنکی مشکلات میں اُن کے کام آتے ہیں۔ اس قسم کی ہستیوں کو ماننا یا نہ ماننا برابر ہوتا ہے۔ چہ جائیکہ ان کی عبادت کی جائے۔ قرآن کریم بھی بتوں کے معبود نہ بن سکنے کی یہی دلیل بیان فرماتا ہے۔ چنانچہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پر تشریف لے گئے اور سامری نے ان کی قوم کے سامنے زیورات سے بنا کر بچھڑا معبود کے طور پر پیش کیا اور قوم کا کچھ حصہ گمراہ ہوگیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اطلاع ملی تو آپ واپس تشریف لائے اور اس بچھڑے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اس بچھڑے کے معبود نہ بن سکنے اور اس کو معبود سمجھنے والوں پر اُن کی غلطی واضح کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (طٰہٰ) یعنی کیا یہ بچھڑے کے عبادت گذار نہیں سمجھتے کہ معبود تو اس ہستی کو بنانا چاہیئے جو دُعائیں سُنے۔ تکالیف کو دُور کرے اور اپنی محبت کا اظہار کرے۔ لیکن یہ بچھڑا تو ان صفات کا مالک نہیں۔ نہ وہ دعا سُن کر جواب دیتا ہے۔ اور نہ کوئی نفع دے سکتا ہے اور نہ کسی نقصان سے بچا سکتا ہے۔ پس ایسی کمزور چیز کو معبود بنانا سراسر غلطی ہے۔

پس دین حق نے خدا تعالےٰ کے متعلق جو نظریہ پیش کیا ہے وہ ہر صاحبِ ایمان کے اندر ایسا جذبہ پیدا کرتا ہے کہ وہ دوڑتا ہوا اس کے آستانے پر آگرتا ہے۔ اور احکام کے بجا لانے میں ایک لذّت محسوس کرتا ہے۔ جبکہ کافر اپنے معبودوں کی عبادت کو ایک بوجھ سمجھتا ہے اور احکام کو ایک "چٹی" تصوّر کرتا ہے۔

دین حق کے مقابلہ میں عیسائیت کا بھی یہی حال ہے کہ اس کے احکام بے حکمت قرار پاتے ہیں۔ مسیحیت کی بنیاد شریعت کے لعنت ہونے پر ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا۔
اس نے ہمیں مول لے کر شریعت
کی لعنت سے چھڑایا"
(گلتیوں باب ۳ آیت ۱۳)

جب شریعت لعنت ہے تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ احکام شریعت بے حکمت اور بے مغز ہیں۔ اور محض اللہ تعالیٰ نے انسان سے اپنی خدائی منوانے کے لئے یہ احکام دیئے تھے۔ انسان کا ان میں کوئی فائدہ نہیں تھا۔ اگر روزہ کا حکم دیا تو محض اس لئے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا حکم بجالاتے ہوئے بھوکا پیاسا تڑپتا رہے۔ ورنہ اس کا کوئی روحانی فائدہ نہیں تھا۔ پس عیسائیت شریعت کے احکام کے متعلق یہ سمجھتی ہے کہ نہ وہ انفرادی طور پر فائدہ مند ہیں اور نہ قومی طور پر۔ اور جب یہ حقیقت ہو۔ تو احکام کا بجالانا واقعی ایک مصیبت اور لعنت بن جاتا ہے۔ احکام تبھی رحمت ہوتے ہیں جب ان کی تعمیل کے نتیجہ میں انفرادی اور قومی فائدہ بھی ہو۔ جیسے دین حق کے احکام ہیں۔ کہ نماز۔ روزہ۔ (- - - -) سب اپنے اندر گہرا فلسفہ رکھتے ہیں اور نہ صرف یہ کہ وہ خدا تعالیٰ سے ملاتے ہیں بلکہ قومی ترقی اور حفاظت کے لئے بھی بہترین سامان مہیا کرتے ہیں۔

الغرض دین حق کے پیروکاروں اور کافروں کا طریقِ عبادت بالکل مختلف ہے۔ دین حق کے پیروکاروں کے طریقِ عبادت میں دلی بشاشت قائم رہتی ہے۔ کیونکہ ان کی شریعت کے تمام احکام حکمت پر مبنی ہیں۔ اور ان کے اندر معقولیت پائی جاتی ہے۔ پس اِن حکمتوں اور معقولیت کی بناء پر ان کی عبادت کافروں اور مشرکوں کی وہمی عبادت کی طرح نہیں ہو سکتی۔ گویا دونوں فریق بالطبع ایک دوسرے کے طریق کو اختیار نہیں کر سکتے۔ صاحب ایمان بصیرۃ کا عادی ہے۔ وہ بے بصیرت عبادت کس طرح کر سکتا ہے۔ اور کافر بے بصیرت عبادت کا عادی ہے وہ بصیرت والی عبادت کس طرح کر سکتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ جو شخص اس عقیدہ پر قائم ہو کہ (ابراہیم ع۲) یعنی خدا تعالیٰ انسانوں کی فرمانبرداری کا محتاج نہیں۔ بلکہ وہی احکام اس نے نازل کئے ہیں جو لوگوں کے لئے انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر مفید ہیں۔ اور پھر جو شرک کو وجود باری کے منافی جانتا ہو۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ کیونکر عبادت میں متحد ہو سکتا ہے۔ جن کے اوّل تو کوئی اصول ہی نہیں اور اگر کوئی اصول ہیں تو اُن کا اپنا اختراع ہیں۔

غرض اللہ تعالیٰ نے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متبعین کو حکم دیا ہے کہ وہ کسی زمانے میں کفر کے سامنے جھکیں نہیں بلکہ ان کی طرف سے پورے زور سے یہ اعلان ہونا چاہیئے کہ۔ اے منکرو! تم جو امیدیں لگائے بیٹھے ہو کہ مسلمانوں کو اپنے ادیان کی طرف مائل کر لوگے یہ غلط امیدیں ہیں۔ تم ہماری طرف سے کلیتہً مایوس ہو جاؤ۔ ہم تمہارے طریق عبادت کو کبھی اختیار نہیں کر سکتے۔ یعنی تم جن اصول پر عبادت کرتے ہو۔ ہم اُن اصول پر عبادت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور اس اعلان کی وجہ بتادی۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طریق اطاعت کے طریق کو پیش کیا ہے تم اس کے منکر ہو۔ حالانکہ اس پر عمل کرنے سے بشاشت قلب قائم رہتی ہے۔ اور صحیح الفکر انسان کا دل خود یہ چاہتا ہے کہ وہ ان پیش کردہ طریقوں پر گامزن ہو کیونکہ احکام کے ساتھ ساتھ اُن کی علّت اور وجہ بھی بتادی گئی ہے اور یہ بتادیا گیا ہے کہ ان احکام پر چلنے والے کو خدا تعالیٰ کی رضاء کے علاوہ کون کون سے قومی اور ملّی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس کے مقابل پہ دوسرے مذاہب کے متبعین کے پاس جو احکام عبادت ہیں۔ اُن کی تعمیل میں نہ تو بشاشت قلب قائم رہ سکتی ہے اور نہ انسان خوشی خوشی ان کو اختیار کر سکتا ہے۔ کیونکہ اُن احکام کی علّت اور وجہ نہیں بتائی گئی اور نہ یہ بتایا گیا ہے کہ ان احکام پر چلنے والوں کو قومی یا ملّی طور پر کیا فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور جب یہ باتیں احکام میں نہ ہوں۔ تو ایک عقل اور فکر سے کام لینے والا انسان ان احکام عبادت کو کیسے اختیار کر سکتا ہے۔ سوائے اس کے کہ عقل اور قوت فکر کو جواب دے دے۔

پس ایک صاحب ایمان اعلیٰ درجہ کے احکام عبادت کی موجودگی میں غیر معقول احکام کو کیسے اختیار کر سکتا ہے اور اپنے بہترین دین کو چھوڑ کر ناقص ادیان کی اتباع کا خیال بھی ذہن میں کیسے لا سکتا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد فرماتے ہیں۔

تربیت اولاد کے دس گُر

اول (احمدی) مرد دیندار اور با اخلاق بیویوں کے ساتھ شادی کریں۔ تاکہ نہ صرف ان کا گھر ان کی اپنی زندگی میں جنت کا نمونہ بنے بلکہ اولاد کے لئے بھی نیک تربیت نیک نمونہ میسر آنے سے دائمی برکت کا دور قائم ہو جائے۔

دوئم۔ ہر عورت خود بھی دیندار بنے اور دین کا علم سیکھے اور پھر دین کے احکام کے مطابق اپنا عمل بنائے تاکہ وہ گھر کی چار دیواری میں دین کا چرچا رکھنے دین کی تعلیم دینے اور دین کے مطابق عملی نمونہ پیش کرنے کے ذریعہ اپنے بچوں کی زندگیوں کو بچپن سے ہی دینداری اور نیکی کے راستہ پر ڈال سکیں۔

اچھی اولاد کے لئے اچھی ماں کا وجود ایک بالکل بنیادی چیز ہے۔ اور اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ کاش دنیا اس حقیقت کو سمجھ سکے۔

سوئم۔ بچوں کی تربیت کا آغاز ان کی ولادت کے ساتھ ہی ہو جانا چاہیئے اور خواہ وہ بظاہر ماں باپ کی بات سمجھیں یا نہ سمجھیں بلکہ خود وہ بظاہر اپنی آنکھیں اور کان استعمال کر سکیں یا نہ کر سکیں ماں باپ کو یہی سمجھنا چاہیئے کہ وہ ہمارے ہر فعل کو دیکھ رہے اور ہمارے ہر قول کو سن رہے ہیں۔

چہارم۔ ماؤں کا فرض ہے کہ بچپن میں ہی اپنے بچوں کے دلوں میں ایمان بالغیب کا تصور راسخ کر دیں اور ان کی طبیعت میں یہ بات پختہ طور پر جما دیں کہ اس دنیائے شہود میں روحانی اور مادی نظام کی حقیقی تاریں ایک پردہ غیب کے پیچھے سے کھینچی جا رہی ہیں جس کا مرکزی نقطہ خدا ہے۔ اور باقی ارکان فرشتے اور کتابیں اور رسول اور یوم آخرت اور تقدیر خیر و شر ہیں جس شخص نے اس نقطہ کو پا لیا اس کے لئے فلسفۂ موت و حیات ایک کھلا ہوا منشور بن کر سامنے آجاتا ہے۔

پنجم۔ ماؤں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو بچپن سے ہی نماز کا پابند بنائیں۔ کیونکہ عمل کی زندگی میں نماز خالق اور مخلوق کے درمیان وہ کڑی ہے جس سے دل کا چراغ روشن رہتا ہے۔ اور انسان گویا روحانیت کی مخفی تاروں کے ذریعہ خدا کے ساتھ باندھ دیا جاتا ہے۔ جس ماں نے اپنے بچوں کو نماز کا پابند بنا دیا اور ان کے دل میں نماز کا شوق پیدا کر دیا اس نے اس کے دین کو ایک ایسے کڑے کے ساتھ باندھ دیا جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتا۔ ایسے بچے خدا کی گود میں ہوتے ہیں۔ اور ان کی مائیں خدا کے دائمی سائے کے نیچے۔ عمل کے میدان میں یہ بچوں کا نمبر ایک ہے اور نتائج کے لحاظ سے پوری کتاب درس۔

ششم۔ ماؤں کا فرض ہے کہ اپنے بچوں میں بچپن سے ہی الفاق فی سبیل اللہ اور دین کے لئے خرچ کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور ان میں یہ احساس پیدا

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

تصویر لیگوس نائیجیریا کے روائتی بادشاہ اوبا اڈسے نیجی اڈیلے ثانی کے محل کے صحن میں لی گئی تھی۔ ایک طرف کرسیوں پر محترم اڈسے نیجی اڈیلے اور ان کے دائیں طرف سیکرٹری جنرل موتمر عالم اسلامی انعام اللہ خان اور ان کے دائیں طرف الحاج وائی۔ پی اوہ شوڈنڈے تشریف فرما ہیں اور بالمقابل کرسیوں پر عمائدین شہر (لیگوس) خاکسار درمیان میں ایک طرف کھڑا ہے اور میرے سامنے اس وقت کی سب سے بڑی مسلم تعلیمی سوسائٹی انصار الدین سوسائٹی کے مشنری اور نائیجیرین براڈ کاسٹنگ سروس میں مسلم براڈ کاسٹنگ کے منتظم کھڑے ہیں۔ ان کا نام ہے الحاجی ایم۔ کے ایکے موڈے۔ میں عمائدین شہر کا تعارف کروا رہا ہوں۔ اس سے پہلے ایک دو اصحاب کا تعارف کروایا جا چکا ہے۔ الحاج ایکے موڈے کے تعارف میں اس بات کا خاص طور پر ذکر کیا گیا کہ آپ دھیمے مزاج کے اور نہایت شریف النفس انسان ہیں۔

دوست بنانا بھی جانتے ہیں اور دوستی نبھانا بھی جانتے ہیں۔ تصویر کو دیکھ کر اب اس مختصر سے تعارف سے جو اس وقت کروایا گیا تھا۔ کئی مزید باتیں ذہن میں آرہی ہیں۔ ان سے کس طرح ملاقات ہوئی اور پھر کس طرح آپس کے تعلقات بڑھتے بڑھتے برادرانہ تعلقات ہو گئے یہ ساری باتیں میرے سامنے ایک چلتی ہوئی فلم کی طرح آرہی ہیں۔ میں نے جب نائیجیریا کے قیام کے آغاز میں مختلف شہروں کا دورہ کیا تو تعلیمی اداروں سے خاص طور پر دلچسپی کے باعث مجھے یہ معلوم کرنے کی خواہش پیدا ہوئی کہ سکولوں کے دینی سلیبس کس طرح تیار کئے جاتے ہیں اور ان کے مطابق کورسز کون مہیا کرتا ہے اور ان کورسز کے پڑھانے والے کس قابلیت کے مالک ہیں اور کیا ان کے لئے کچھ کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی استعداد کے دائرے کو مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ میں نے جب ۱۹۶۹ء میں لیگوس میں احمدیہ سکول کا آغاز کیا تو الحاجی ایکے موڈے سے تعلیمی امور کے متعلق اکثر گفتگو رہتی تھی۔ چنانچہ ہم نے سلیبس اور کورسز کے بارے میں بھی بہت کچھ سوچا اور اسی سوچ کا یہ نتیجہ تھا کہ ویسٹ افریقن سکولز کے لئے جب نیا سلیبس بنانے کا وقت آیا تو شمالی نائیجیریا میں اس سلسلے میں جو اجلاس منعقد ہوئے اس میں نائیجیریا کے مغربی حصے سے جن لوگوں نے شرکت کی ان میں خاکسار بھی شامل تھا اور اس موقعہ پر شمالی علاقے کے "بے تاج بادشاہ" الحاج سرڈ اونا آف شکوٹو سے بھی ملاقات کا موقعہ ملا۔ اور اس ملاقات کے نتیجہ میں شمالی علاقے میں جو عربی کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک صاف سکول کھولا گیا تھا اور جس میں عام طور پر جنوبی علاقوں سے طالب علموں کو داخل نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس میں میں لیگوس کے ایک طالب علم کو داخل کروانے میں کامیاب ہو گیا۔

اس سلیبس کی تیاری کے دوران شمالی علاقے میں بڑے بڑے مسلم روائتی بادشاہوں سے ملاقاتیں ہوئیں ان میں امیر آف کیٹینا بھی تھے جو ہمارے اخبار 'دی ٹروتھ' میں خاص دلچسپی لیتے تھے

حاجی ایکے موڈے کے متعلق جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے یہ نائیجیرین براڈ کاسٹنگ سروس میں مسلم براڈ کاسٹنگ کے منتظم تھے اور جب اس عہدے کے لئے پہلی بار کسی شخص کا نام پیش کرنے کا موقع آیا تو یہ سعادت خاکسار کے حصے میں آئی کہ میں نے حاجی ایکو موڈے کا نام پیش کیا اور وہ منظور کر لیا گیا۔ چنانچہ اس کے بعد ۲۰۔۲۵ سال سے بھی زیادہ عرصے تک الحاجی ایکو موڈے نائیجیرین براڈ کاسٹنگ سروس میں اپنی پوسٹ پر نہایت ذمہ دارانہ اور دیانت دارانہ طریق پر کام کرتے رہے آپ میں یہ ملکہ نہایت قابل تعریف تھا کہ جب عیسائیوں اور مسلمانوں کی براڈ کاسٹنگ کے سلسلے میں میٹنگ ہوتی تو آپ اپنے ساتھیوں کا نقطۂ نظر نہایت وضاحت کے ساتھ پیش کرتے اور دوسروں کو اس بات پر آسانی سے مائل کر لیتے کہ ان کی کہی گئی بات مان لی جائے۔ کئی دفعہ انہوں نے مجھے بتایا کہ براڈ کاسٹنگ ہاؤس میں فلاں موضوع پر میٹنگ ہوئی اور اس میں میں نے فلاں بات کو اصرار کے ساتھ پیش کیا اور منوالیا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب مختلف المذاہب لوگ کسی اجلاس میں شریک ہوں تو اگرچہ سنا تو سب کو جانا چاہیئے لیکن ہر شخص کو اپنے مؤقف کی وضاحت کرنے کا پوری پوری طرح اہل ہونا لازمی بات ہے۔ ایک دفعہ صدر مملکت کی رہائش گاہ پر ملکہ الزبتھ کو خوش آمدید کہنے کے لئے عمائدین شہر جمع تھے۔ الحاج ایکو موڈے مجھ سے کچھ فاصلے پر کھڑے تھے کھلکھلا کر ہنسے اور مجھے بلا کر کہنے لگے آپ میری نئی بیوی سے نہیں ملے۔ میں بڑا حیران ہوا کہ میں نے تو ان کی شادی کے متعلق کچھ سنا ہی نہیں اور جس لڑکی کی طرف اشارہ کر کے بات کر رہے تھے اس کی عمر دس بارہ سال سے زیادہ نہ تھی۔ وہ ہنستے ہوئے یہ بات دوہرا رہے تھے کہ میرے چہرے پر حیرانگی کے آثار دیکھ کر کچھ خاموش سے ہو گئے اور کہنے لگے یہ میری بیٹی ہے۔ ہے نا عجیب سا مذاق۔ لیکن میں نے دیکھا کہ نائیجیریا کے بعض حصوں میں یہ مذاق خاصا عام ہے۔ چھوٹی بچی اپنے باپ سے کھیلتے ہوئے اکثر کہتی ہے۔ میرا خاوند اور وہ آپس میں ہنستے مسکراتے باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اور باپ بیٹی کو بیوی اور بیٹی باپ کو خاوند کہہ کر پکارتی ہے اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ یہ ایک ایسا مذاق ہے جسے رواج دیا جا چکا ہے اور اب اسے کوئی برا نہیں مناتا۔

الحاج۔ ایم۔ کے۔ ایکے موڈے کے علاوہ جن عمائدین کا تعارف کروایا گیا ان میں ایک نمایاں شخصیت مسٹر اے۔ کے لاگوڈا کی تھی۔ انہیں بھی تعلیم سے خاصا شغف تھا۔ اور تمام تعلیمی تنظیموں کے ساتھ ان کے دوستانہ اور مشیرانہ تعلقات تھے اور بہت سی خوبیوں کے علاوہ ان میں ایک خاص خوبی یہ بھی تھی کہ یہ ہر شخص کی ہر رنگ میں امداد کیلئے آمادہ رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی بھی عطا کی تھی اور دل بھی فراخ تھا۔ مسلمانوں کے تعلیمی اور معاشی امور میں وہ خاص طور پر دلچسپی لیتے تھے۔ اور اگر ان دو پہلوؤں میں مدد کے لئے باہر سے کوئی وفد آتے تو مسٹر اے۔ کے لاگوڈا ہمہ وقت ان کی خدمت میں مصروف ہو جاتے اور ہر ممکن کوشش کر کے ان کے ذریعے مسلمان تنظیموں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے۔ ہمارے ساتھ بھی ان کے پرانے تعلقات تھے اور جس طرح ہم انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ انہوں نے بھی ہماری عزت افزائی میں کبھی کوئی کمی نہ کی اور جس وقت اور جس ضرورت کے پیش نظر ان کو اشارہ کیا انہوں نے اپنی پوری شخصیت کا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے ہمارا ساتھ دیا۔ اسی طرح بعض اور دوستوں کا بھی تعارف کروایا گیا یہ تو ممکن نہ تھا

باقی صہ ۸ پر

بقیہ: صہ ۳ سے آگے

کریں کہ ہر چیز جو انہیں خدا کی طرف سے ملی ہے خواہ وہ مال ہے یا دل و دماغ کی طاقتیں ہیں یا علم ہے یا اوقات زندگی ہیں ان سب میں سے خدا اور جماعت کا حصہ نکالیں۔ اور خصوصاً انہیں بچپن میں ہی اپنے ہاتھ سے چندہ دینے اور غریبوں کی مدد کرنے اور جماعتی کاموں میں وقت کا حصہ خرچ کرنے کا عادی بنائیں۔ یہ حکم نماز کے بعد دوسرا ستون ہے۔ اور اس کے بغیر کوئی شخص حکومت الٰہی کی لڑی میں پرویا نہیں جا سکتا۔

ہفتم۔ ماؤں کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کو ہمیشہ شرکِ خفی کے گڑھے میں گرنے سے ہوشیار رکھیں۔ دنیا کی ظاہری تدبیروں کو اختیار کرنے کے باوجود ان کا دل ہر وقت اس زندہ ایمان سے معمور رہنا چاہیئے کہ ساری تدبیروں کے پیچھے خدا کا ہاتھ کام کرتا ہے۔ اور وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔

ہشتم۔ بچوں کو ماں باپ اور دوسرے بزرگوں کا ادب سکھایا جائے۔ خواہ وہ رشتہ دار ہوں یا غیر رشتہ دار اور ہمسایہ ہوں یا اجنبی۔ ادب دینی طریقت کی جان ہے۔ اور بچوں کے اندر خصوصیت سے والدین کی اطاعت اور خدمت اور احترام کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ اس کی طرف سے غفلت برتنے کو دین حق میں گناہ نمبر دو شمار کیا ہے۔

نہم۔ ہر احمدی ماں کا فرض ہے کہ وہ بچوں میں سچ بولنے کی عادت پیدا کریں۔ صداقت تمام نیکیوں کا منبع اور جھوٹ تمام بدیوں کا مولد ہے۔ سچ بولنے والا بچہ خدا کا پیارا اور قوم کی زینت اور خاندان کا فخر ہوتا ہے اور قول زور سے بڑھ کر اخلاق میں پستی پیدا کرنے والی اور بدی کے ناپاک انڈوں کو سینے والی کوئی چیز نہیں۔

دہم۔ ماں باپ کا فرض ہے کہ ہمیشہ اپنی اولاد کی تربیت کے لئے خدا کے حضور دعا کرتے رہیں۔ کہ وہ انہیں نیکی کے رستے پر قائم رکھے اور دین و دنیا میں ترقی عطا کرے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات

برما کے مفرور مسلمان

برما کے ہزاروں مسلمان فرار ہو کر بنگلہ دیش پہنچ رہے ہیں۔ لیکن برما کے فوجی جنتھ کے لیڈر نے کہا ہے کہ یہ ایک نہایت معمولی سا مسئلہ ہے اور اپنی ذات میں کسی اہمیت کا حامل نہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جو لوگ بغاوت کر رہے ہیں انہیں پوری طرح کچل دینے کی ہم میں صلاحیت ہے۔ جنرل سانگ نے یہ بات اس وقت کہی جب وہ ایک تقریر میں اپنی پالیسیوں کا ذکر کر رہے تھے۔ یہ تقریر گذشتہ روز ڈھاکہ میں شائع ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ برما کے مسلمان عام طور پر خبروں میں ظاہر کیئے جا رہے ہیں۔ لیکن میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ کسی اہمیت کا حامل نہیں۔ اگرچہ انہوں نے غداروں کے سلسلے میں مسلمانوں کا نام تو نہیں لیا۔ لیکن یہ صاف ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ مسلمانوں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ جو فوجی حرکات میں ملوث ہیں اور حکومت کی مخالفت کر رہے ہیں ان کو کچلا جا سکتا ہے اور ہم میں یہ صلاحیت موجود ہے۔

جہاں تک برمیوں کے بنگلہ دیش میں داخل ہونے کا سوال ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۷۰ ہزار کے قریب برمی بنگلہ دیش پہنچ چکے ہیں۔ اور ان سے گفت و شنید کرنے پر یہی پتہ چلتا ہے کہ برما کی فوج کے ستائے ہوئے یہ لوگ اپنے ملک میں کسی طرح بھی رہائش نہیں رکھ سکتے۔ ان ۷۰ ہزار میں روہندیا کے مسلمان بھی شامل ہیں۔ جب گذشتہ دنوں دونوں ممالک کے فوجی افسران آپس میں ملے تو خیال یہ تھا۔ کہ برما سے فرار ہونے والوں کی تعداد بہت کم ہو جائے گی۔ لیکن اب پتہ چلا ہے کہ ان دونوں فوجی وفود کی گفت و شنید کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ معاملہ سیاسی ہے اس لیئے دونوں ملکوں کے سیاست کاروں کو اس میں حصہ لینا چاہیئے

بُش / یلسن

سپر پاور تو بے شک ایک ہی رہ گئی ہے اور امریکہ اپنے آپ کو ساری دنیا کا سردار منوانا چاہتا ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ٹوٹا پھوٹا سوویت یونین جس کی جانشینی اب روس کر رہا ہے وہ بھی ایک طاقت ہے اور ایسی طاقت جو عالمی توازن کو بدل سکتی ہے

گذشتہ دنوں بورس یلسن جو روس کے صدر ہیں اور بش صدر امریکہ نے کیمپ ڈیوڈ میں گفتگو کرتے ہوئے اس بات کا اعلان کیا کہ نئے دور میں وہ ایک دوسرے کے دوست اور حمایتی رہیں گے۔ یہ دونوں سربراہ بش کے میری لینڈ کے قیام گاہ میں ملے اور انہوں نے بغیر دوسرے لوگوں کی موجودگی کے پہلی دفعہ آپس میں گفتگو کی۔ اگرچہ ٹیلیفون پر ان دونوں کی بات چیت ہوتی رہی تھی لیکن بالمشافہ یہ پہلا موقعہ تھا کہ صدر بش اور بورس یلسن نے ایک دوسرے سے گفتگو کی اور اپنی دوستی کا ایک دوسرے کو یقین دلایا۔ ان کی اس یقین دہانی کو کیمپ ڈیوڈ ڈیکلاریشن برائے تعلقات جدیدہ کہا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ روس اور امریکہ ایک دوسرے کو سیاسی حریف نہیں سمجھتے ہم اب سے دونوں ایک دوسرے کے دوست ہوں گے اور ایک دوسرے کے حمایتی ہوں گے۔ تعلقات آہستہ آہستہ زیادہ بہتر ہوتے چلے جائیں گے۔

ان دونوں سربراہوں نے اس بات کا بھی اعلان کیا کہ ہم سرد جنگ کی دشمنی کے آثار کو آہستہ آہستہ پوری طرح ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ جس میں خاص قسم کے اسلحہ کی تباہی بھی ایک عنصر ہے۔ اور ہم آزاد تجارت کو نہ صرف اپنائیں گے بلکہ اقتصادی حالات بہتر بنانے کے لئے اس کو بڑھاوا بھی دیں گے۔ اور ایک دوسرے کے مددگار کے طور پر ہم اپنی باہمی اقدار کو آگے سے آگے بڑھا کر جمہوریت کو مستحکم کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہم اس بات کی بھی کوشش کریں گے۔ کہ قانون کی بالادستی قائم رہے انسانی حقوق کی پوری طرح پذیرائی ہو اور اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اقلیتوں کے حقوق غصب نہ کیئے جائیں تمام ممالک ایک دوسرے کے حدود کا احترام کریں گے اور اگر کہیں ان حدود کو بدلنے کی ضرورت پیش آئے تو وہ نہایت امن کے ساتھ ایسا کریں گے۔ یہ ساری باتیں انہوں نے اس وقت بھی کہیں جب وہ صحافیوں سے گفتگو کے بعد ملے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک اگلی چوٹی کانفرنس کا تعلق ہے یہ موسم بہار میں واشنگٹن میں ہوگی۔ اور اس کے بعد سال کے آخری حصے میں روس میں ہوگی۔ انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ شائد روس میں ہونے والی کانفرنس نومبر کے انتخابات کے بعد ہو۔

جب یلسن سے یہ پوچھا گیا کہ کیا سوویت یونین کی ریاستیں جو اب ایک آزاد دولت مشترکہ بن گئی ہیں ان کی کامیابی کا کوئی امکان ہے تو انہوں نے کہا کہ آپ کو یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے۔ کہ اس دولت مشترکہ کو قائم ہوئے ابھی صرف دو مہینے ہوئے ہیں ابھی تو یہ ایک نوزائدہ بچہ ہے اور اس لئے یہ لازم ہے کہ آپ اتنا وقت دیں کہ پتہ چل سکے کہ اس کے حالات کیا ہیں آپ کو اس کے ساتھ نہایت نرم روی کے ساتھ چلنا چاہیئے۔

ایران کی بحالی

ڈیوڈ ہاف مین (DAVID HOFF MAN) کہتے ہیں کہ ایران مضبوط ارادے کے ساتھ یہ کوشش کر رہا ہے کہ وہ اپنی مخدوش اقتصادیات اور فوج کو دوبارہ پوری طرح بحال کرے۔ اور اس طرح مغرب کو ایک چیلنج درپیش ہے۔ یہ چیلنج زیادہ تر اس بات کا غماز ہے کہ ایران اپنے علاقے میں یعنی افریقہ سے لے کر وسطی ایشیا تک اپنے اثر و رسوخ کو مستحکم کر رہا ہے اس سلسلے میں سوویت یونین کے ٹوٹنے کا بھی ذکر کیا جاتا ہے اور جہاں تک ایران کے اقتصادی اور فوجی طور پر آگے بڑھنے کا تعلق ہے اس میں عراق کی شکست کا بھی بہت بڑا ہاتھ ہے۔ کیونکہ اس سے ایران کے لئے کئی نئے راستے کھل گئے ہیں۔

تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ ایران نے نہایت سرعت کے ساتھ فوجی مفادات کے لئے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور تعمیر نو میں اس طرح حصہ لے رہا ہے گویا وہ بغیر وقت ضائع کئے اپنی اصلی حالت پر آجانا چاہتا ہے۔ سوویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد اس کی جو ریاستیں آزاد ہوئی ہیں ان کے ساتھ بھی ایران نے نہایت سرعت کے ساتھ تعلقات استوار کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ اور چونکہ یہ ایسی ریاستیں ہیں جن میں روسی آبادی خاصی کثرت سے پائی جاتی ہے۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ ایران، ترکی اور سعودی عرب کے ساتھ مقابلہ کر کے آگے بڑھنا چاہتا ہے۔ یہ نئی ریاستیں بھی دیگر ممالک کی طرف دیکھ رہی ہیں اور اپنے پھیلاؤ کے لئے ہر ممکن کوشش میں مصروف ہیں۔

ایران کے متعلق یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ وہ عام روایتی ہتھیاروں کو (لیکن ایسے ہتھیار جو پہلے سے زیادہ بہتر ہوں) خریدنے کی کوشش کر رہا ہے اور ان کے ساتھ ساتھ ایسے ہتھیار بھی جو انتہائی طور پر زیادہ ہلاکت کا باعث بن سکتے ہیں بلکہ بعض لوگوں کا تو کہنا ہے کہ اس نے اس صورت میں اپنا کام جاری رکھنے کے لئے جنگی جہاز خرید بھی لئے ہیں۔ مغربی تجزیہ نگار ایران پر نظر رکھ رہے ہیں اور وہ اس بات کو خاص طور پر نوٹ کر رہے ہیں کہ خلیج فارس میں ایران اپنا اثر و رسوخ بڑھانے میں کامیاب ہوتا نظر آرہا ہے۔ جہاں تک اس کی آگے بڑھنے کی کوششوں کا تعلق ہے وہ ایشیا اور یورپ اور ان کے ساتھ امریکہ کے ساتھ بھی تعلق رکھتی ہیں۔ اگرچہ امریکہ کے ساتھ پوری طرح دوستانہ تعلق قائم ہونیکا تو ابھی امکان نہیں ہے۔ لیکن حالات پہلے سے خاصے بہتر ہو گئے ہیں۔ ایران کی کوشش واشنگٹن کی طرف آگے بڑھنے کی ہے۔ لیکن واشنگٹن ابھی اس کا صحیح معنوں میں اور تسلی بخش جواب نہیں دے رہا۔

ہماری یونیورسٹیاں

یہ تو اکثر سنا جاتا ہے کہ گاؤں کے سکولوں کی کہیں دیواریں نہیں ہیں۔ کہیں چھت ہی نہیں ہے اور لڑکے اکثر درختوں کے سائے میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو بنچ مہیا نہیں کئے جا سکتے۔ اسی طرح ہائی سکولوں کے متعلق بعض اوقات ایسی باتیں سننے میں آتی ہیں لیکن اب پتہ چلا ہے کہ یونیورسٹیاں بھی نہایت مشکل حالات میں سے گذر رہی ہیں۔ گذشتہ جون تک یونیورسٹیوں کو ۵۰۲ ملین روپے قرضے کے طور پر ادا کرنے تھے کہا جاتا ہے کہ یہ رقم عین ممکن ہے سال رواں کے جون تک بڑھ کر ۷۰۵ ملین روپیہ ہو جائے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ ان یونیورسٹیوں کے بجٹ میں کوئی اضافہ بھی نہیں ہوا کہ انہیں کوئی مشکل پیش آئے۔ یعنی بجٹ بھی وہی اور اس کے باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملاقات ـــــ نمائندہ خصوصی کے قلم سے

مکرم بشیر احمد حیات صاحب

مکرم بشیر احمد حیات صاحب لندن میں رہتے ہیں ۱۹۸۸ء میں ان کے بیٹے کی شادی ہوئی تو سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ نکاح میں فرمایا کہ دولہا کے والد بذات خود اس وقت دنیا بھر کی احمدیہ جماعتوں میں معروف ہیں۔ حتیٰ کہ جب میں نائیجریا کے دورہ پر تھا تو ایک مجلس میں سوال ہوا کہ بشیر حیات صاحب کا کیا حال ہے؟ جب میں نے پوچھا کہ آپ کو بشیر حیات صاحب کا کس طرح پتہ چلا تو سوال کرنے والے نے بتایا کہ ان کے ذریعہ ہمیں حضور کی کیسٹیں ملتی ہیں (الفضل ۳۔ دسمبر ۱۹۸۸ء ص ۸)

یہ مطبوعہ بیان چونکہ خلاصتہً چھپا تھا اس لئے بات واضح نہ ہو سکی۔ مکرم بشیر احمد حیات صاحب ربوہ آئے تو ہم نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کی وجۂ شہرت کیا ہے؟ کیا کیسٹیں بھجوانے کی خدمت آپ کے سپرد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ "نہیں! بات یہ ہے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب ۱۹۸۴ء میں لندن تشریف لائے تو حضور نے بڑی کثرت سے مجالس عرفان منعقد فرمائیں۔ ان مجالس میں مجھے بڑی کثرت سے سوالات کرنے کی توفیق عطا ہوئی"۔ ان مجالس کی کیسٹیں جب دنیا بھر کی جماعتوں میں پہنچیں تو مکرم بشیر احمد حیات صاحب کا نام بھی احباب جماعت تک پہنچا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان میں مکرم بشیر احمد حیات صاحب نے اس قدر کثرت سے سوالات کئے کہ بعض دوست آپ سے ناراض ہو گئے اور کہا کہ آپ تو سارا وقت لے جاتے ہیں۔ یہ محبتوں کا مقابلہ تھا اور دوستوں کی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے محبت تھی جو ایسی باتیں کہلواتی تھی۔

مکرم بشیر احمد حیات صاحب سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ وہ ۲۸ نومبر ۱۹۲۰ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۳۸ء میں قادیان سے میٹرک پاس کیا۔ چار سال مرے کالج سیالکوٹ میں تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۴۳ء میں قادیان سے مشرقی افریقہ کے لئے روانہ ہوئے۔ ان کے والد محترم محمد عمر حیات صاحب مشرقی افریقہ میں ۱۹۲۲ء سے آباد تھے کینیا کے دارالخلافہ نیروبی کے راستہ سے صوبہ نیانزا کے مرکزی شہر کسموں پہنچے۔ کچھ عرصہ کاروبار کے سلسلہ میں یہاں رہے۔ اس دوران کسموں جماعت کے سیکرٹری مال رہے۔ دعوت الی اللہ کے مواقع بھی میسر آتے رہے۔ مربیان سلسلہ کے ساتھ عملی میدان میں خدمات انجام دیتے رہے اور اس علاقہ کے ایک افریقن دوست مکرم فضل احمد اوڈیرا صاحب آف کسموں کے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے میں ان کی بہت سی کوشش شامل ہے

مشرقی افریقہ کے قیام کے دوران کا ایک دلچسپ واقعہ انہوں نے اس طرح سنایا کہ ۱۹۶۷ء کی بات ہے کہ کسموں کے مربی مکرم منیر الدین احمد صاحب کو علاقہ کے احباب سے متعارف کرانے کی غرض سے میں کسموں گیا اور مربی صاحب کو ساتھ لے کر دوسرے شہر کسیتی (KISII) جانے کا پروگرام بنایا۔ وہاں پہنچتے ہی پولیس والوں نے سب سواریوں کو گھیر لیا اور چیکنگ کرنے لگے۔ ہمیں بھی لائن میں کھڑا ہونا پڑا۔ ہم سے پاسپورٹ طلب کئے۔ پھر ہم دونوں کو ڈی سی کے پاس لے گئے ڈی سی سے تعارف ہوا تو وہ ہم سے بڑے اچھے رنگ میں پیش آیا۔ ہمیں چائے پلائی اور کہا کہ آپ جہاں چاہیں جا سکتے ہیں۔ پولیس والے شرمندہ ہوئے اور معذرت کی۔

مکرم بشیر حیات صاحب نے بتایا کہ ۱۹۵۰ء میں انہیں کینیا شیل لمٹیڈ میں نوکری مل گئی۔ اس کے لئے انہیں نیروبی آنا پڑا۔ وہاں پر یہ ۱۹۶۸ء تک رہے۔ خدام الاحمدیہ کے زعیم کے علاوہ بطور محاسب نیروبی جماعت کی خدمت کا موقع ملا۔

۱۹۶۸ء میں مستقل طور پر مع اہل و عیال لندن میں رہائش اختیار کر لی۔ ۶۹ء سے لے کر ۸۵ء تک اسکاٹ لینڈ یارڈ لندن میں ملازمت کر کے پنشن پر ریٹائرڈ ہوئے۔

لندن آنے کے بعد بھی خدمات دین کا سلسلہ جاری رکھا اور اکاؤنٹس کے کام کے علاوہ سیکرٹری نصرت جہاں کے طور پر خدمات انجام دیں۔

۸۵ء میں نوکری سے ریٹائر ہوئے تھے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے نائب وکیل المال صاحب یوکے کے دفتر میں اکاؤنٹس کا کام تقریباً ۲ سال کرنے کے بعد پریس اینڈ پبلیکیشن سیل میں حضور کی منظوری سے تبدیلی ہوئی۔ جہاں پر یہ آج کل کام کر رہے ہیں۔

مکرم حیات صاحب کو اس عرصہ میں دو دفعہ قادیان اور ربوہ جانے کا اتفاق ہوا اور ان دونوں بابرکت مقامات کی زیارت کا موقع ملا اور جلسہ سالانہ لندن میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی اسی طرح ۱۰ ستمبر ۸۲ کو بیت بشارت سپین کی افتتاحی تقریب میں بمعہ اہلیہ شامل ہونے کا موقع ملا۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے مکرم رفیق احمد حیات ان کے بیٹے ہیں اور دوسرا بیٹا لئیق احمد حیات نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے ہے

دسمبر ۱۹۹۱ء میں مکرم حیات صاحب کو صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ ۶۰-۱۹۵۹ء کے بعد اب مجھے قادیان اور ربوہ میں حاضر ہونے کی توفیق ملی۔ اس لئے اس روحانی سفر میں خاص لذت حاصل ہوئی اور درویشان قادیان کی ملاقات کے علاوہ بابرکت مقامات پر دعاؤں کی جو لذت حاصل ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں حضرت بانیٔ سلسلہ اور دیگر بزرگان سلسلہ کے مقابر پر دعا کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام پر رحمتیں نازل فرمائے۔

انہوں نے بتایا کہ واہگہ بارڈر کے راستے بذریعہ بس قادیان میں داخل ہوتے ہی معاً پہلے منارہ کو دیکھ کر ایک عجیب کیفیت ہوئی۔ جسے وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو اس مقدس بستی میں برکات کے حصول اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر دور دراز سفر کے بعد محض صد سالہ جلسہ میں شمولیت کے لئے حاضر ہوئے۔

انہوں نے بتایا کہ اس چھوٹی سی بستی میں ۲۵ ہزار نفوس کی شمولیت سے اتنی رونق ہوئی کہ قادیان کی گلیوں میں برسوں کے بچھڑے ہوئے ایسے پیار سے ملتے تھے کہ دیکھنے والوں کے لئے وجد کا سا سماں تھا۔ ہر نسل اور رنگ کے لوگ۔ ہر ملک کے باسی ایک دوسرے کو ایسے ملتے تھے جیسے وہ انہیں دیر سے جانتے ہوں۔ ایک مقصد کے لئے اکٹھے ہونے کے باعث کسی قسم کی دوری نہ رہی خوب جی بھر بھر کے گلے ملے۔ جدا ہونے پر اداس ہوگئے اور آئندہ واپسی کی امید لے کر رخصت ہوئے۔

آپ قادیان سے یکم جنوری کو روانہ ہو کر دہلی پہنچے اور بیت احمدیہ میں قیام کیا۔ راستہ میں امرتسر میں سکھوں کے دربار صاحب کو دیکھا۔ جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اپنے رنگ میں کر رہے تھے۔ ان کے اخلاص کو دیکھ کر دل پر گہرا اثر ہوا کہ سکھ قوم بھی مسلمانوں کی طرح اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان رکھتی ہے۔

دہلی کے قیام کے دوران وہ قلعہ بھی دیکھنے کا موقع ملا۔ جس کا ذکر حضرت فضل عمر کی تقریر "سیر روحانی" میں ہے۔ تاج محل اور دوسرے تاریخی مقامات بھی دیکھے۔

مکرم حیات صاحب نے بتایا کہ وہ دو کتب کی تیاری کے سلسلہ میں ربوہ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اور مختلف احمدی خاندانوں کے سربراہوں اور بزرگان سلسلہ کے حالات کے تذکرے انگریزی زبان میں تیار کر رہے ہیں۔

مکرم حیات صاحب نے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست کی ہے کہ وہ ان کے اس کام میں مدد کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے زیادہ سے زیادہ بزرگوں کے حالات جمع کرنے کی توفیق دے۔ تاکہ نئے احمدی اور آئندہ آنے والی نسلیں بزرگان سلسلہ کے حالات سے آگاہ ہوں جنہوں نے دین کی خاطر قربانیاں دیتے ہوئے نیک نمونہ سے اپنی زندگیاں گذاریں اور گذار رہے ہیں۔

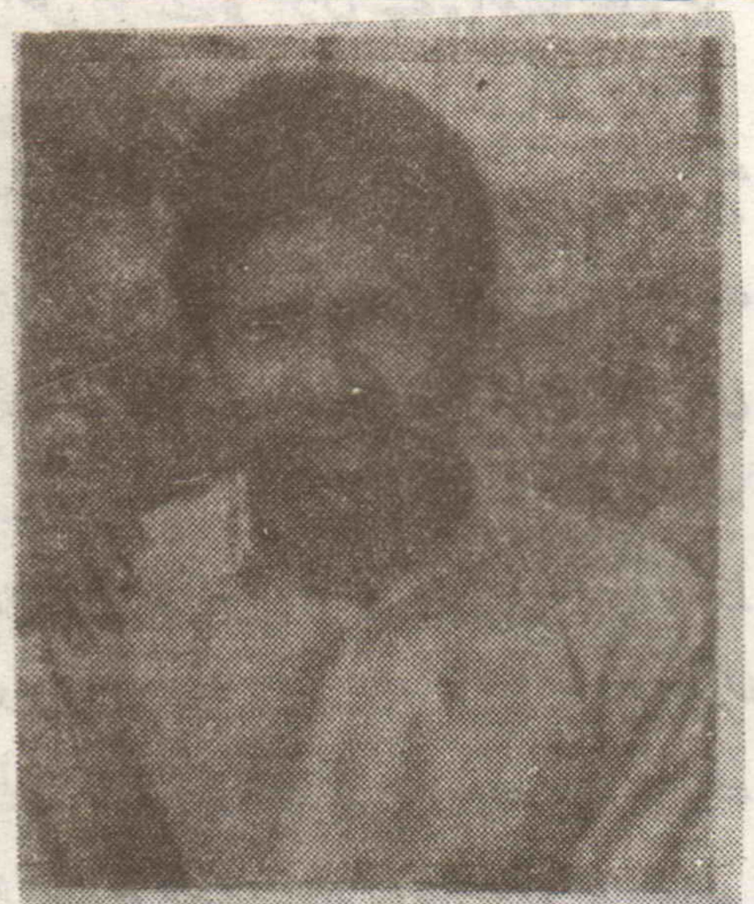

تلاش گمشدہ

جاوید انور عرف جیدی ولد محمد منشی خان عمر تقریباً ۱۸/۱۷ سال۔ رنگ گندمی۔ ذہنی توازن کچھ ٹھیک نہیں۔ کبھی کبھار مرگی کے دورے بھی پڑتے ہیں۔ بائیں ہاتھ کی پشت پر نشان زخم۔ ٹھوڑی کے نیچے نشان زخم۔ نیلے رنگ کی شلوار قمیص اور پاؤں میں سفید رنگ کی نائیلون کی چپل پہنی ہے۔ مورخہ ۲۸ر اگست ۱۹۹۱ء بروز بدھ ربوہ سے لاپتہ ہے۔

جس صاحب کو اس کے بارے علم ہو یا پتہ ہو۔ اس پتہ پر اطلاع دے کر شکریہ کا موقع دیں۔ پہنچانے والے کو دو ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔

پتہ۔ محمد منشی خان ریلوے کوارٹر ۷
محلہ دار الصدر غربی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۳۴۱ میں امۃ المتین زوجہ عبدالشکور اطہر قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۲-۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم -/۵۰،۰۰۰ روپے۔ (۲) زیورات طلائی وزنی ۵۰ تولہ مالیتی -/۱،۶۵،۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ المتین زوجہ عبدالشکور اطہر مکان نمبر ۲۲۴ گلی نمبر ۱۲ سیکٹر ۷-E اسلام آباد گواہ شد نمبر ۱۔ زبیدہ ناہید بیگم ڈاکٹر بشیر احمد اسلام آباد۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالشکور اطہر خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۳۴۲ میں روشن آراء زوجہ مطیع الرحمن صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۹-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر -/۵،۰۰۰ روپے (۲) طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی -/۳۵۰۰ روپے۔ (۳) سلائی مشین الیکٹرک مالیتی -/۳،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ روشن آراء سٹلائٹ ٹاؤن ۲۸۳/F راولپنڈی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عنایت اللہ ولد محمد عبداللہ ۲۵۲/F سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی گواہ شد نمبر ۲۔ مطیع الرحمن خاوند موصیہ

بقیہ: ص۵ سے آگے

باوجود اخراجات کی یہ کیفیت کرنا قابل ادائگی ہو رہے ہیں۔ ایسی حالت جیسا کہ ہم سب سمجھ سکتے ہیں۔ مدرسین پر بھی اچھا اثر نہیں ڈال سکتی۔ اور طلباء پر بھی اگر دونوں کے دونوں مایوسی کی حالت میں یونیورسٹیوں میں جائیں تو ان کی تدریس کس قسم کی ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں سب سے زیادہ اس بات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہماری یونیورسٹیوں سے مطمئن طلباء فارغ التحصیل ہوں اور وہاں تعلیم دینے والے بھی اطمینان کی زندگی بسر کریں ایسا کب ہو سکے گا۔ اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن نہیں، کہنا چاہیں تو کہہ بھی سکتے ہیں اور وہ یہ کہ جب ہم اپنے بجٹ میں سے مزید کچھ رقم اپنی یونیورسٹیوں یا اپنی تعلیم کے لئے وقف کریں گے تو تعلیمی اداروں کی حالت بہتر ہو سکے گی۔ اور حالت کا بہتر ہونا ہی ملک کی بہتری میں ہے۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت: مکرم کریم اللہ بٹ صاحب ابن مکرم مطیع اللہ صاحب بٹ کارکن وکالت علیا، کو ۶/ فروری ۹۲ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم ناصر احمد صاحب بٹ آف سمن آباد فیصل آباد کا نواسہ ہے

احباب نومولود کی درازئ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں

تقریب شادی: عزیزہ شہلا نورین صاحبہ بنت مکرم حمید احمد صاحب خالد انچارج لائبریری جامعہ احمدیہ ربوہ۔ کی تقریب رخصتانہ ۶/ جنوری ۹۲ء کو جرمنی میں بخیر و خوبی انجام پائی۔ عزیزہ کا نکاح ۲/ فروری ۹۱ء کو مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے بیت المبارک ربوہ میں عزیزم منصور احمد ناصر صاحب ابن مکرم عبدالرحیم صاحب کے ساتھ ۵۰ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا

○ عزیزم وحید احمد خالد ابن مکرم حمید احمد صاحب خالد کی شادی مورخہ ۶/ فروری ۹۲ء کو جرمنی میں انجام پائی عزیزم کا نکاح ۱۸/ اکتوبر ۹۱ء کو مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے عزیزہ ثروت جہاں خالد بنت مکرم عبدالمجید خالد صاحب کے ساتھ ۵۰ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا تھا۔

○ مکرم قریشی محمد اصغر شاہد صاحب ابن مکرم حکیم محمد افضل صاحب آف اوچ شریف کا نکاح عزیزہ زرینہ بی بی دختر مکرم عطا محمد خان صاحب لسکانی بلوچ ساکن مجاہد آباد کالونی ڈیرہ غازی خاں کے ہمراہ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم خالد محمود سدھو صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۲۳/ جنوری ۹۲ء کو پڑھا۔ بعد ازاں رخصتانہ عمل میں آیا۔ اور مکرم مولوی خان محمد صاحب امیر ضلع نے دعا کرائی۔ مورخہ ۲۴/ جنوری بروز جمعۃ المبارک اوچ شریف میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت اور مثمر بثمرات ہونے کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

مکرم میاں عبدالمنان صراف صاحب اقصیٰ روڈ۔ ربوہ کے برادر نسبتی مکرم محمد اسلم نعیم صاحب اپنے بھتیجے شیراز اکرم کے ساتھ ۴۔ فروری کو لاہور میں شوہا بازار سے اپنے گھر ماڈل ٹاؤن سکوٹر پر جا رہے تھے کہ رات ساڑھے آٹھ بجے بانساں والہ بازار میں ڈاکوؤں نے انہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اور ان کے پاس موجود ۵۰۔ لاکھ کی رقم لوٹ کر فرار ہو گئے۔

○ مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب آف راولپنڈی ابن مکرم منشی عبدالحق صاحب (آف موضع اوجلہ ضلع گورداسپور بھارت) ۲۰/ جنوری ۹۲ء اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ ان کی عمر ۸۸ سال تھی۔ آپ موصی تھے اسلئے آپ کی میت ربوہ لائی گئی جہاں ۲۱/ جنوری ۹۲ء کو بعد از نماز مغرب مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے اُن کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بعد از تدفین دعا کروائی

احباب ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

اعلان دارالقضاء

(افتخار الدین صاحب بابت ترکہ محترمہ مسز مسعودہ بشیر صاحبہ)

مکرم افتخار الدین صاحب وغیرہ سکنہ عباس کالونی۔ مورگاہ۔ راولپنڈی نے درخواست کی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ مسعودہ بشیر صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ اُن کے قطعات نمبر ۱۲-۱۳-۱۴ دارالرحمت غربی۔ ربوہ میں واقع ہیں۔ یہ قطعات اُن کے ورثاء کے نام منتقل کئے جائیں۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم مرزا افتخار الدین صاحب۔ (بیٹا)
۲۔ مکرم مرزا ابراہیم صاحب۔ (بیٹا)
۳۔ مکرم مرزا تنویر خالد صاحب۔ (بیٹا)
۴۔ محترمہ شمیم مسرت صاحبہ۔ (بیٹی)
۵۔ محترمہ دردانہ مرزا صاحبہ۔ (بیٹی)
۶۔ محترمہ ریحانہ مرزا صاحبہ۔ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

بقیہ: ص۱ سے آگے

لٹکی ہوئی تھی۔ اس نے وہ اٹھالی اور اٹھا کر کہنے لگا۔ اب بتاؤ کون آپ کو مجھ سے بچا سکتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ! ایسے توکل کے ساتھ آپؐ نے یہ بات کہی کہ اس کے ہاتھ کانپ گئے۔ اور تلوار گر گئی۔ سو یہ ہے توکل اگر تم اس توکل پر قائم رہو اور ہمیشہ اپنے دوستوں کو اور اپنی نسلوں کو اس پر قائم رکھتے جاؤ تو قیامت تک کوئی شخص تم پر (اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا) غالب نہیں آئے گا بلکہ ہمیشہ تم ہی (مخالف) پر غالب آؤ گے چونکہ خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔

(خطاب فرمودہ ۲۰۔ نومبر ۱۹۵۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر گوہر ایوب خان نے سینیٹر حافظ حسین احمد سے معذرت کر لی ہے ان کو پارلیمنٹ کی بلڈنگ میں داخل ہونے سے قومی اسمبلی کے سیکیورٹی کے افراد نے روکا تھا جس پر سینیٹ میں اس واقعے پر سخت احتجاج کیا گیا تھا۔ قومی اسمبلی کے سپیکر خود چل کر معذرت کرنے کے لئے سینیٹر حافظ حسین احمد صاحب کے پاس گئے فاضل سپیکر نے قومی اسمبلی میں بھی اس واقعے پر معذرت کی۔ اور ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کا اعلان کیا۔

○ قومی اسمبلی میں جی ایم سید کی ملک دشمن تقریر پر بحث کی جائے گی۔ اے این پی کے سربراہ مسٹر اجمل خٹک نے اس کی مخالفت کی اور کہا کہ جب تک عدالت انہیں مجرم قرار نہ دے دے ان کے خلاف بحث نہ کی جائے

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نج کاری کمیشن دراصل مزدوروں کو بے روزگار کرنے کے لئے بنایا گیا ہے انہوں نے کہا کہ حکمران پیپلز پارٹی کو اپنے راستے کی سب سے بڑی دیوار سمجھتے ہیں۔

○ ایشیائی ترقیاتی بنک نے کہا ہے پاکستان کے بجٹ کا خسارہ ۲ ر فیصد کم ہو گیا ہے

○ تحریک پاکستان کی نامور کارکن بیگم الماس دولتانہ انتقال کر گئیں۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر کے بارے میں ایک اخبار کی تبصرے میں کہا گیا ہے کہ وہ بڑے متحرک ہیں۔ لگتا ہے کہ مستقبل کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔

○ نیشنل انڈسٹریل فنانس کارپوریشن پر ۲۷ ر ۵۲ کروڑ روپے کے خورد برد کا الزام ثابت ہو گیا ہے۔ کوآپریٹوز کے معاملات کی تحقیق کرنے والے کمیشن نے قرار دیا ہے کہ اس ادارے کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔

○ اعلیٰ امریکی ماہرین نے کالا باغ ڈیم کے منصوبے کو قابل عمل اور ناگزیر قرار دے دیا ہے۔ عالمی بنک سمیت مختلف بین الاقوامی مالیاتی ادارے کالا باغ ڈیم کے لئے مالی تعاون فراہم کرنے پر تیار ہو گئے ہیں۔

○ علامہ اقبال کالج کراچی میں طلبہ کے دو گروہوں کے درمیان تصادم کے نتیجے میں ۵ ر طلبہ زخمی ہو گئے۔ ایک طلبہ تنظیم کے دفتر کو نذر آتش کر دیا گیا۔

○ کشتاہ خرچیوں کی وجہ سے ایل ڈی اے مالی بحران کا شکار ہو گیا۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ مسلح افواج کے سربراہوں کو قومی اسمبلی کے سپیکر کی طرف سے دیا جانے والا ظہرانہ پاکستان میں اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ تھا۔ اس تقریب میں وزیر اعظم کو دعوت دی گئی تھی لیکن وہ شامل نہ ہوئے۔ جنرل آصف نواز اور محترمہ بے نظیر بھٹو آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ ملک میں اس ظہرانے کا بڑا تذکرہ ہے۔

○ سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی نے کہا ہے کہ اب ملک بھر میں حکومت کے خلاف دنگل ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے جھنگ سے اپنے امیدوار کا اعلان کر کے جے یو آئی اور سپاہ صحابہ سے جنگ کا آغاز کر دیا ہے۔

○ وزیر اعظم نے راولپنڈی میں نئے کرکٹ سٹیڈیم کا افتتاح کر دیا ہے۔

○ پشاور میں فضائیہ کے اڈے سے غیر ملکی کمانڈو کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ امریکہ میں نامزد پاکستانی سفیر سیدہ عابدہ حسین نے کہا ہے کہ سپاہ صحابہ انتہا پسند اور دہشت گرد تنظیم ہے۔

○ پاکستان میں روسی سفارت خانے کے ترجمان نے کہا ہے کہ مسئلہ افغانستان کے حل کی کوششیں اب فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو گئی ہیں۔ خون خرابہ کے خواہشمند پیچھے رہ گئے ہیں انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا فارمولا ہی "صراط مستقیم" ہے۔

○ کنٹرول لائن عبور کرنے کے لئے جانے والا پہلا قافلہ ساری رکاوٹیں توڑتا ہوا چکوٹھی میں داخل ہو گیا ہے ایک اور قافلہ پر پولیس نے آنسو گیس برسائی اور اسے روکنے کی کوشش کی۔ جلوس کے شرکاء پولیس سے بچنے کے لئے ادھر ادھر چھپ گئے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ الجزائر میں حکومت نے اسلامک سالویشن فرنٹ کو غیر قانونی جماعت قرار دے دیا ہے۔ اسلامک سالویشن نے عام انتخابات میں اکثریت حاصل کی تھی۔ لیکن حکومت نے انتخابات کے نتائج کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور انتخابات کو کالعدم قرار دے دیا۔ اس وقت ملک میں اسلامک سالویشن فرنٹ کے حامیوں اور حکومت کے درمیان سخت جھڑپیں ہو رہی ہیں۔

○ عرب ممالک روس کی مسلم جمہوریاؤں کو مذہبی انتہا پسندی سے بچانے کیلئے امداد دیں گے۔ وسطی ایشیا کی مسلم ریاستوں کو امداد دینے کا اعلان جمعرات کو ایک بین الاقوامی کانفرنس میں کیا جائے گا۔

○ امریکہ نے صدر صدام پر آخری حملہ بولنے کے بہانے ڈھونڈنے شروع کر دیئے ہیں۔ عراق سے تجارت روکنے کے لئے مشرق وسطیٰ کے ممالک پر امریکہ نے دباؤ بڑھا دیا ہے۔

○ بھارتی پنجاب میں شام ڈھلتے ہی موت کا کھیل شروع ہو جاتا ہے۔ تین لاکھ فوجی مورچہ بند ہو جاتے ہیں۔ سکھوں اور فوجیوں میں ساری رات گولیوں کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے۔ تین سال میں ۱۶ ر ہزار افراد قتل ہو چکے ہیں۔ ہزاروں علاقہ چھوڑ گئے ہیں۔ سکھوں کا اصل نشانہ ہندو ہوتے ہیں۔ کسی کو انتخابات کے انعقاد کا یقین نہیں ہے۔

حبوب مفید اٹھرا

چھوٹی شیشی ۱۶ روپے۔ بڑی شیشی ۴۸ روپے

اکسیر اولاد نرینہ (کورس)

مکمل کورس ۱۵۰/- روپے

زدجام عشق خاص

چار صد اسی (۴۸۰) روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۳۴

بقیہ: ص ۷ سے آگے

کہ جتنے عمائدین حاضر تھے ان سب کا تعارف کروایا جاتا کیونکہ لیگوس ایک بہت بڑا شہر ہے اور اگر وہاں کے عمائدین کو مدعو کیا جائے جیسا کہ اس موقعہ پر کیا گیا تھا تو وہ خاصی بڑی تعداد ہو جاتی ہے بہرحال ان میں سے بعض عمائدین کا تعارف کروایا گیا۔ تصویر جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے اوبا آڈے نیجی اڈیلے لیگوس کے روائتی بادشاہ کے محل کے صحن میں لی گئی تھی۔ اوبا آڈے نیجی اڈیلے کے ساتھ دو چار دوست بیٹھے ہیں اور ان کے بالمقابل شہر کے عمائدین۔ میں اور الحاجی ایکے موڈے کھڑے ہیں۔ الحاجی ایکے موڈے کا تعارف کروایا جا رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اوبا آڈے نیجی اڈیلے کے ہم پر مکمل اعتماد ہی کا یہ نتیجہ تھا کہ لیگوس کے عمائدین کا کسی لیگوس ہی کے شخص سے تعارف کروانے کی بجائے انہوں نے خاکسار کو اس تعارف کے لئے منتخب کیا۔

ربوہ کا پوسٹ کوڈ

35460

قدرت ثانیہ کے مظہر اول کے مشہور شاگرد

حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

○ بے اولاد ○ نرینہ اولاد سے محروم ○ اٹھراء ○ بچوں کا سوکھا پن

○ گوجرانوالہ فون ۰۴۳۱ ۲۱۹۰۶۵ / ۲۱۸۵۳۴ ○ ربوہ فون ۹۰۶ - ۰۴۵۲۴ ○ لاہور ○ اسلام آباد ○ قلعہ کالر والا ○ ملتان ○ کراچی